# عورت کا اپنے پھوپھا کے ساتھ سفر پر جانا

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا خاتون اپنے پھوپھا کے ساتھ سفر پر جاسکتی ہے؟ اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔

## جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت اپنے پھوپھا کے ساتھ سفر پر نہیں جا سکتی کہ پھوپھا سے نکاح عارضی طور پر حرام ہے، ہمیشہ کے لیے نکاح حرام نہیں ہے یعنی جب تک پھوپھی اس کے نکاح میں ہے بھتیجی کا اس سے نکاح جائز نہیں لیکن پھوپھی کی طلاق اور عدت گزرنے کے بعد یا وفات کے بعد بھتیجی سے نکاح جائز ہے، یہی وجہ ہے کہ ان سے بھی پردے کا حکم ہے اور ان سے بے تکلف ہونا، ہنسی مذاق وغیرہ کرنا یا ان کے سامنے بے پردہ آنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر أن تسافر سفرا یکون ثلاثۃ أیام فصاعدا إلا و معھا أبوھا أو ابنھا أو زوجھا أو أخوھا أو ذو محرم منھا" ترجمہ: اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے جبکہ اس کے ساتھ اس کا باپ، بیٹا، شوہر، بھائی یا محرم نہ ہو۔ (صحیح مسلم، جلد2، صفحہ977، حدیث: 1340، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

**سفر ایک دن کا ہو یا تین دن کا، جیسا کہ تبیین الحقائق، البحر الرائق اور رد المحتار میں ہے:** واللفظ للاخیر: "روی عن ابی حنیفۃ وأبی یوسف کراھۃ خروجھا وحدھا مسیرۃ یوم واحد وینبغی ان یکون الفتوی علیہ لفساد الزمان"

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ عورت کو ایک دن کا سفر بھی اکیلے کرنا مکروہ ہے اور زمانے کے فساد کی وجہ سے فتوی اسی پر ہونا چاہیے۔ (رد المحتار، جلد3، صفحہ533، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے "حج کی فرضیت میں عورت مرد کا ایک حکم ہے۔۔۔ عورت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اُسے بغیر شوہر یا محرم کے ساتھ لیے، سفر کو جانا حرام، اس میں کچھ حج کی خصوصیت نہیں، کہیں ایک دن کے راستہ پر بے شوہر یا محرم جائے گی تو گنہ گار ہوگی۔ (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ657، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "**جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھپا، خالو، چچازاد، ماموں زاد، پھپی زاد، خالہ زاد بھائی سب لوگ عورت کے لئے محض اجنبی ہیں،** بلکہ ان کا ضرر نرے بیگانے شخص کے ضرر سے زائد ہے کہ محض غیر آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا، اور یہ آپس کے میل جول کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی شخص سے دفعۃً میل نہیں کھا سکتی، اور ان سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا، ایک صحابی انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ! جیٹھ دیور کے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا: الحمو الموت، رواہ الاحمد والبخاری عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ (**جیٹھ دیور تو موت ہیں۔**)" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ217، طبع: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی**

**فتویٰ نمبر:** WAT-4286

**تاریخ اجراء:** 07 ربیع الآخر 1447ھ/01 اکتوبر 2025ء


Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net